رجسٹرڈ ایل ۷

شیخ یعقوب علی ایڈیٹر

قیمت پیشگی معہ محصولڈاک عوام سے ۳ روپیہ

خواص اور معاونین جو کچھ بلطف فرمائیں

# اخبار الحکم

بسم اللہ الرحمن الرحیم ـ إن الله لا يغير ما بقوم حتى يغيروا ما بأنفسهم ـ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم




جلد ۳ ـ قادیان دار الامن والامان ۱۷ شعبان ۱۳۱۷ھ ۱۰ دسمبر ۱۸۹۹ء

## مرہم عیسیٰ یا مرہم حواریین

جب سے کہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ لاہور نے عیسائیوں کی فریاد پکار پر مرہم عیسیٰ کے مشتہر کو ایسے اشتہار شائع کرنے سے روکا ہے اخبارات مین اس کے متعلق عجیب عجیب بحثین ہو رہی ہین۔ چنانچہ ذیل مین ہم اس کے متعلق سیالکوٹ کے ایک معزز اخبار مشیر ہند سے ایک مضمون نقل کرتے ہین۔ مضمون نویس نے ابتداے مضمون مین البتہ یہ غلطی کھائی ہے کہ حضرت اقدس سیدنا مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک مرہم طیار کر کے اس کا نام مرہم عیسیٰ رکھا ہے یہ صحیح نہین ہے بلکہ اس مرہم کا نام بجاے خود کتب طب مین مرہم عیسیٰ یا مرہم حواریین یا مرہم رسل رکھا گیا ہے اور مرہم عیسیٰ کا نسخہ لاہور کے ایک معزز حکیم محمد حسین صاحب نے طیار کر کے عام لوگون کو فائدہ رسانی کی غرض سے مشتہر کیا تھا۔

حضرت مرزا صاحب نے نہ اس نسخہ کو طیار کر کے فروخت کے لئے کوئی اشتہار دیا ہے اور نہ آپ کو کوئی ضرورت ہے۔

مرہم عیسیٰ کا ذکر حضرت مسیح موعود نے صرف ابطال کفارہ کی غرض سے ایک پر غور تحقیقات کے بعد اپنی تصانیف مین شد و مد سے بیان کیا ہے جس کا جواب عیسائی صاحبان قیامت تک نہ دے سکین گے۔ اور ہرگز نہ دے سکین گے۔

اب ہم اس غلط فہمی کے رفع کرنے کے بعد مشیر ہند سیالکوٹ سے اصل مضمون نقل کرتے ہین۔

ایڈیٹر

## دل شکنی

مرزا صاحب قادیانی نے ایک مرہم تیار کی تھی۔ جس کا نام انھون نے مرہم عیسیٰ رکھا تھا اور اس نام کے رکھنے کی وجہ تسمیہ وہ بیان کرتے ہین۔ کہ صلیبی واقعہ کے بعد حواریین نے ازراہ ہمدردی و غمخواری آپ کے زخمون کی صحت کے لئے یہ مرہم طیار کی تھی۔ ہم نہین جانتے۔ کہ مرزا صاحب اپنے اس دعوے مین کہان تک سچے ہین۔ مگر جب نظر عمیق سے دیکھا جاتا ہے تو دال مین کچھ کالا ضرور نظر آتا ہے کیونکہ حواری تھوما کو جب کہا گیا۔ کہ خداوند جی اٹھا ہے۔ تو اس نے فوراً ٹکا سا یہ جواب دیا تھا کہ جب تک مین اس کے زخمون مین انگلی ڈالکر نہ دیکھ لون گا مین نہین مان سکتا۔ چنانچہ مسیح نے اس کا شبہ دور کرنے کے لئے

اپنے ہاتھ پاؤن کو جن مین میخون کی ضربون سے بڑے بڑے زخم ہو گئے ہوے تھے۔ اس کو دکھائے تھے۔ اور تھوما نے زخمون مین انگلی ڈال کر دیکھ لیا تھا۔ تو تب ایمان لایا تھا۔ اب غور کرنے کا مقام ہے۔ کہ ایک شخص کے ہاتھ اور پاؤن مین لوہے کی میخون کی ضربون سے اتنے گہرے زخم ہون۔ کہ اس مین انگلی ڈال کر دیکھا جاوے کیا وہ مارے درد کے جننے والی عورت کی طرح نہ چلاتا ہوگا۔ اور کیا اس کے دوست اور غمخوار اس کی ایسی بیچارگی کی حالت کو دیکھکر مختلف تجاویز زخمون کو جلد اچھا کرنے کے لئے نہ نکالتے ہون گے۔ میرے خیال مین حوارئین نے ضرور اس کار خیر مین حصہ لیا ہوگا کیونکہ انجیل ہم کو صاف بتلاتی ہے کہ ان مین سے ایک ڈاکٹر بھی تھا۔ جس کو لوقا کے نام سے موسوم کیا گیا ہے اور انجیل مین اسی لوقا کے لئے یہ الفاظ (پیارا طبیب) بھی آئے ہین۔ لوقا اپنے مالک کو ایسی حالت مین دیکھ کر چپ چاپ نہین بیٹھا ہوگا۔ بلکہ اس نے اپنے مقدس آقا کے لئے ضرور کوئی عمدہ نسخہ اس کے زخمون کو جلد اچھا کرنے کے لئے تجویز کیا ہوگا کیا ایسے موقع پر تعجب ہوسکتا ہے۔

اگر یہ کہا جاوے کہ لوقا ڈاکٹر نے اپنے ہادی کے زخمون کے لئے ایک ایسی مرہم تیار کی تھی۔ جو لوگون مین مرہم عیسی کے نام سے مشہور ہوگئی ہو۔ اور اس مرہم مین کوئی خاص خصوصیت ایسی پائی جاتی ہو جو زخم وغیرہ بیمارئون کے لئے تریاق کا حکم رکھتی ہو۔ پس ان واقعات کو مدنظر رکھ کر خیال ہو سکتا ہے کہ مرہم عیسی اپنی کسی ہماری یادگار کے باعث زمانہ مین مشہور ہوئی ہے نہین تو کچھ ضرور نہین تھا۔ کہ یونانی اطبا اپنی کتب مین مرہم عیسی کا ذکر کرتے۔ اگر پادری صاحبان میرے دعوے کو جھٹلانے کے لئے یہ فرمادین کہ خداوند تو جلالی جسم مین زندہ ہوا تھا اس باعث درد اسکو نہین ہوتی تھی۔ لہذا مرہم کے ایجاد کرنے کی کیا ضرورت تھی تو ان کے اس دعوے کی شیخی بڑی آسانی سے کرکری کی جا سکتی ہے۔ کیونکہ اگر مسیح جلالی جسم مین اٹھے تھے۔ تو زخمون کا نشان کا ظہور جو خاکی جسم ہوئے تھے۔ پھر جلالی جسم پر کیسا اور پھر اگر مسیح جلالی جسم مین زندہ ہوئے تھے۔ تو بھوک سے بیتاب ہوکر وہ پطرس سے مچھلی کے لئے کیون خواستگار ہوا تھا جس کو نیم بریان ہی کر حضرت نوش کر گئے تھے۔ اللہ رے غضب کی بھوک کیا اس وقت تیزی کوئی حد ہی نہ رہی تھی۔ پس صاف عیان ہے۔ کہ جب حضرت بھوک سے ایسے بیتاب ہوگئے تھے تو ان بڑے بڑے بھاری زخمون نے تو درد کی کثرت سے حضرت کا ناک مین دم کر دیا ہوگا اور لوقا طبیب دیگر حوارئین کے صلاح و مشورہ سے مرہم عیسے کے ایجاد مین مصروف ہوا ہوگا۔ تاکہ حضرت کے زخم جلد تر اچھے ہو جاوین خیر ہمکو اس بات کی چندان ضرورت نہین کہ یہ مرہم اس نام سے کیون زمانہ مین مشہور ہوئی۔ مگر ہم کو تعجب ہے تو پادری صاحبان کی زود رنجی پر جن کے مذہبی اصولون کی شان اس بات کے سخت برخلاف ہے پر کیا کرین بیچارے پادری بھی معذور ہین۔ کیونکہ ان مین اگر انجیلی ایمان کی ایک رائی کے دانہ کے برابر بھی ہوتا تو وہ کاہ سے کوہ کر دکھاتے کے قایل ہین۔ وہ تو ان مین ہے نہین۔ اب کرین تو کیا کرین۔ پبلک سے سرخروئی بھی حاصل کرنی ضروری ہے۔

ناچار جیسا موقع دیکھتے ہین۔ برت لیتے ہین۔ بعض جگہ کبوتر کی مانند بے پر رہنے سے اور بعض جگہ سانپ کی طرح ہوشیار۔ گویا کہ ہر مصالحہ پیپلا مول کا مقولہ ہین۔ جس مین بہتری دیکھی۔ اسی کروٹ ہو لئے۔ یہ حضرات دوسرون کے مذہب پر تو بڑے مہذبانہ طریقہ سے منہ پھاڑ پھاڑ کر حملہ کرتے ہین۔ مگر جب انھین گھر کی حالت سے ہوش مین لانے کے لئے آگاہ کیا جاتا ہے۔ تو ایسے جھنجھلا کر پیچھے پڑتے ہین کہ اگر کوئی روس جیسی سلطنت ان کے حامی کار ہو تو خدا جانے یہ دیگر مذاہب کے ساتھ کیسا نرم سلوک کرتے۔ پر خدا کا شکر ہے کہ انکی اور ہماری حامی کار دولت برطانیہ ہے جو اپنے نیک ارادون کے باعث پادریون کی دال گلنے نہین دیتی ہم کو خوب اچھی طرح معلوم ہے کہ امہات جیسی دل آزار کتاب کی اشاعت پر عیسائیون نے کیسی کیسی بغلین بجائین تھین ان ناعاقبت اندیشون نے اس وقت بالکل نہین سوچا تھا کہ کسی کی دل شکنی ہمیشہ خراب نتیجہ نکالتی ہے۔

اب جب کہ ایک مسلمان نے امر حقہ کے اظہار کے لئے مرہم عیسے کا اعلان شائع کیا تو پادری عیسائیت کے چارون شانے چت گرتے ہوے دیکھنے کے تاب نہ لاکر حملہ آور پر بے طرح ٹوٹ پڑے ہین۔ تاکہ مردہ خدا کی موت پبلک پر عیان نہ ہونے دین۔ اور مغالطہ کی آڑ مین برابر لوگون کا دین و ایمان چھینتے چلے جاوین۔ ان کا فرض تو یہ تھا کہ مرہم عیسی کی تردید کرتے۔ اور ثابت کرتے کہ مرزا صاحب کا یہ دعوے درست نہین ہے۔

پر وہ تو ایسا نہین کر سکے۔ اور اُلٹا ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ صاحب بہادر لاہور سے مرہم عیسیٰ کے اشتہارون کی مسدودی کا حکم نافذ کرا دیا ہے تاکہ اُن کی پردہ پوشی ہو جاوے اور عوام کو معلوم نہ ہو کہ حواری لوقا ڈاکٹر نے دیگر حوارین کے صلاح و مشورہ سے حضرت عیسیٰ کے زخمون کے لئے ایک مرہم تیار کی تھی۔ جس کا نام انھون نے مرہم عیسیٰ رکھا تھا۔ پادریون کا یہ فعل اس بات کا ثبوت ہے۔ کہ جو کچھ مرزا صاحب نے لکھا ہے۔ درست ہے۔ بجا ہے۔ اور پادری بھی اس سے انکاری نہین ہو سکتے۔ تبھی تو پردہ پوشی کے لئے اشتہارون کی مسدودی کا حکم انھون نے صادر کرا دیا ہے۔ اگر انھین اپنے گھر مین کچھ نظر آتا۔ تو وہ ضرور اپنی جبلی عادت کے مطابق مرزا صاحب کے دعویٰ کی تردید کرتے۔ آج وہ ڈاکٹر شائق کہان ہے۔ جس کو امہات پر بڑا ناز تھا۔ اور جو طنزاً مسلمانون کو کہتا تھا۔ کہ اسلامیون کا پادریون کے مقابل مین آنا جنگ احد مین شہید ہونا ہے۔ اب کوئی ڈاکٹر صاحب سے پوچھے کہ کیا مسلمانون کا عیسائیون کے مقابل مین آنا جنگ احد مین شہید ہونا ہے۔ یا کہ عیسائیون کا مسلمانون کے مقابل مین آنا صلیب کو کلوری پر لے جا کر مسیح کو مصلوب کرنا ہے۔

## مُعاونین

زر چندہ بھیج کر مشکور فرماویں۔
(ایڈیٹر)

# مسیح الزمان

## سلمہُ الرحمٰن

ڈنکا بجا جہان مین مسیحا کے نام کا
خادم ہے دین پاک رسول انام کا
بٹتا ہے قادیان مین زر و مال احمدی
لنگر لگا ہوا ہے وہان فیض عام کا
نور محمدی سے چمکتا ہے وہ مکان
کچھ رنگ ہی جدا ہے وہان صبح و شام کا
دار الامان زمانہ شر و فساد مین
جائے پناہ بنا ہے ہر اک خاص و عام کا
گھر چھوڑ چھاڑ جاتے ہین واں طالبان حق
مجمع خدا پرستون کا ہے دھوم دھام کا
قلم و زبان کلیم خدا کی ہے درفشان
آتا ہے لطف وان ہی خدا کے کلام کا
کیا کیا سرور پاتے ہین مستان بزم پاک
جب دور وہ چلاتا ہے وحدت کے جام کا
کس شان سے دکھاتا ہے قرآن پاک کو
کیا ہی شکوہ و شان ہمارے امام کا
دبتے ہین اُس کے رعب سے بھی بڑے بڑے
یارا نہین کسی کو ہے کچھ روک تھام کا
شکر خدا کہ غیرت اسلام کے لئے
قائم ہوا ہے سلسلہ کس اہتمام کا
رحمت سے لی خدا نے ہے اسلام کی خبر
یہ وقت آ پڑا تھا بڑے انتظام کا
جو مانتے نہین ہین مسیحا ترا نزول
وہ آسرا لگائے ہین اک طمع خام کا
سمجھائیگا خدا اُسے آخر یہ مسئلہ
کوئی جو اُن مین ہوگا مسیحا کے کام کا
نصرت کا وقت ہی یہی لو اجر خادمون
صرفہ نہ اب کسی سے ہو درم اور دام کا
حامد کی التجا ہے جناب مسیح مین
وقت دعا خیال رہے اس غلام کا

# مسلمان اور آریہ

ہم افسوس کے ساتھ اپنے فرض کو محسوس کرتے ہین اور بجز اس کے چارہ نہین دیکھتے کہ جس مقام پر ایمانداری سے بوئے فساد پاوین وہان اپنے دوستون کو خبردار کر دین اور اخبار کے دوستون مین گورنمنٹ اور رعایا دونون ایک سے ایک بڑھکر ہین فرض کی ادائگی مین ہمیشہ خوشی ہوتی ہے لیکن یہان افسوس کا موقعہ اس باعث آ بنا ہے کہ ہمارے خاص دوست آریہ سماجی صاحبان کنسرن ہین ٭ یہ سچ ہے کہ لاہور مین انارکلی پارٹی پر آفت آتی دیکھکر کنجر بھلا دونون نذارد ہین وہان تو آخر روسیاہی آریہ سماج ہی کی ہوگی ہم سچ کے طور پر اعتراف کرتے ہین کہ دو عیبون مین سے ہم انارکلی والون کو البتہ ترجیح دیتے ہین۔ انارکلی والے مہذب ہین۔ تعلیم یافتہ ہی نہین ہین بلکہ تعلیم کے ہادی بھی ہین۔ انکا کالج بفضل خدا ایسا ہے کہ خود سرکار کے مُنہ مین پانی آ رہا ہے۔ جس تعلیم پر سرکار کو دس ہزار روپیہ ماہوار خرچ کرنا پڑتا ہے وہی تعلیم کوڑیون کے مول لٹ رہی ہے۔ حیرت نہ ہو تو کیا ہو ٭ فساد کی جڑ اس مین نہین ہے کہ کوئی قوم یا جماعت ترقی کرے بلکہ اس مین ہے کہ ہمسائیون کی توہین اور دل آزاری اور گالی گلوچ پر اپنی ترقی کا انحصار رکھے ٭

آریہ سماج کی بنیاد مین گالی گلوچ کا گارا ہے نہ کہ کوئی ذاتی ایجاد کہ جس پر سنداً بھروسہ کیا جاوے آریہ سماجیون کی بدولت مسلمانون کو یہ غلط فہمی ہوئی کہ انھون نے

ہندؤن کو اپنا دشمن سمجھ لیا حالانکہ ایسی بات ہندؤن کے خمیر مین نہین ہے کہ کسی ہمسایہ اور دُکھ سُکھ کے ساتھی مددگار کی دل آزاری مین خوش ہون ٭ آریہ سماج نے ہندو قوم کو گالیان دے کر اس کی خصوصیات کی توہین اور تحقیر کر کے جو سخت صدمہ اپنی جنم بھومی کی حالت کو پہونچایا ہے وہ شاید اُسی وقت سمجھنے مین آوے گا جب کہ کلکی اوتار ہوگا اور آریہ سماج - اہل ہنود کرموں کے پھلوں کو بہت لمبے لیکھوں پر ڈالنا سیکھے ہوئے ہین لیکن اسکے معنی یہ نہین ہین کہ دیگر ہمسایہ قوموں کے بھی اسی قبیل کے اعتقاد ہین ٭ فساد کی جڑ اس مین ہے کہ جہان مسلمان بھائیوں کو کھلم کھلا گالیان دیجاتی ہین - اُن کے باپ دادون کو نہیں بلکہ اُن کے دین اور ایمان کو جس کو وہ صدق دل سے سچا اور برحق تصور کرتے ہین اور اُن کو اپنے اعتقادون پر ثابت اور قائم رہنے کا ایسا ہی حق ہے جیسا کہ ہم کو یا کسی آریہ سماجی کو حاصل ہے - ٭ آریہ گزٹ اخبار لاہور کی کالج کی پارٹی کا باضابطہ ارگن ہے -

اس کے پچھلے نمبر مین جو رنگین کاغذ پر بطور کرسمس نمبر کے نکالا گیا ہے ہمسایہ بھائی مسلمانوں کی واقعی ایسی نامناسب توہین کی گئی ہے جس کا خدا نہ خواستہ اگر ریٹالیئشن ہو جو قدرتی ہوتا ہے تو گورنمنٹ کو امن پروری مین نہ معلوم کتنا مغز اور کتنا کاغذ خرچ کرنا پڑے ٭ جس شخص کو خدا نے کچھ بھی عقل دی ہے وہ سمجھ سکتا ہے کہ مسلمانون کے مذہب کی کیسی سخت ہتک کی گئی ہے اس مین کہا گیا ہے کہ اے مسلمانو تم کو پرانے بادشاہوں نے تلوار

کے زور سے بھرشٹ کر دیا تھا اور پہلے تم ہمارے مذہب مین تھے جو ایسا ہے اور ویسا ہے جس کو خدا نے اپنے ہاتھ سے بنایا ہے حتیٰ کہ خدائی ٹیکی پڑی ہے - تم کیون ایسے بری نامعقول جابرانہ مذہب پر ہو - اب تو مسلمانوں کے تعصب کا زور اور حکومت نہین ہے - اب کیوں ٭ ہمارے سچے پاک دین مین آجانے کے لئے جھجھکتے ہو - اپنے ناقص مذہب کو جلدی دفع کرو اور ہمارے اصلی مذہب مین واپس چلے آؤ - آریہ سماج کی کھڑکی کھلی ہوئی ہے تمھارا مذہب کس کام کا ہے - کیوں بیوقوفی کرتے ہو - کیوں گدھے بنتے ہو ٭ وغیرہ وغیرہ ٭

یہ منشا ہے اس مضمون کا اور ہم حیران ہین کہ یہ کس قسم کا ریفارمیشن ہے ٭ کیا آریہ سماج تیار ہے کہ اگر ملک مین اس قسم کی چھیڑ چھاڑ سے ناقص فیلنگ فرقوں رعایا مین باہم پیدا ہو تو وہ فائدہ اُٹھائے گا ٭ اگر اُس کا یہ خیال ہے تو اُس کو مبارک رہو لیکن ہم اہل ہنود کی طرف سے اپنے مسلمان دوستون اور ہمسایوں کو جنکے ساتھ چولی دامن کا تعلق ہے مطمئن کرتے ہین کہ تمام اہل ہنود کو ایسی تحاریر سے ایک بال برابر بھی ہمدردی نہین ہے - بلکہ وہ خود آریہ سماج سے اسی قسم کی دل دکھانے والی تقریروں اور تحریروں کو سنتے سنتے بیزار ہو گئے ہین ٭ آپ اپنی ناراضی سے فائدہ اُٹھائین لیکن یہ سمجھین کہ ہندو لوگ اس نفاق کے موجب ہین بلکہ یہ وہ لوگ ہین جن کے مذہب مین اُن کی لڑکیوں کے لئے خاوندون کی تعداد گیارہ پہلے سے مقرر کر دی گئی تھی ٭ ہم خود ایسی تحریروں کو نوٹس مین لاتے ہیں کہ غلط فہمی

رفع ہو جائے - ہم صدق دل سے ہندو ہیں اور خوش ہیں کہ ہندو ہیں لیکن حق یہ ہے کہ جس وقت آریہ گزٹ مین یہ تحریر ہماری نظر سے گذری بیسیوں دفعہ رنج و افسوس محسوس ہوا - کیا ایسی تحریروں سے مسلمان آریہ سماج مین آسکتے ہین ؟

اس تحریر سے پایا جاتا ہے کہ محمدی بھائیوں کی زبان متبرک نہ شستہ ہے - اُن کی دینی کتاب متبرک اور پرانی نہین - اُن سے چھوٹا گناہ مین شامل ہے کیونکہ وہ وید منتر گاتے ہین نہ تاروں کی چھاؤں اُٹھ کر نہاتے اور سندھیا وغیرہ کے فرائض اعلیٰ سے فارغ ہوتے ہین اگنی ہوتر کر کے جہان کی آلودہ ہوا کو پوتر کیا کرتے ہین بلکہ آلودہ کرتے ہین - وہ مہمان نواز اور دھرم سے پریتی کرتے والے نہین ہین نہ گائے بیل کی حفاظت کرتے ہین - وہ پردیسی کے مال کو چھین لینا گناہ نہین سمجھتے ہیں وہ تمام نوع انسان کو اپنا بھائی نہین سمجھتے ہین - چہ جائیکہ حیوانوں تک کا خیال رکھیں - اے محمدی بھائیو - تمھاری عقل لطیف نہ ذہن رسا ہے - تم عمدہ غذا اور غذا کی پاکیزگی کا خیال نہیں رکھتے - چوکا دے کر کھانا نہین کھاتے - ہاتھ پاؤں دھو کر چوکے مین داخل نہیں ہوتے - تم چچا زاد اور خالہ زاد بہنوں کو جورو سمجھتے ہو اور اپنے قریبی رشتہ دارول کے ساتھ رشتہ نکاح جوڑ کر اپنی پاکیزگی کو خراب کرتے ہو ٭ افسوس کہ تم اپنی آتما کو مصفا کرکے اُس سے وصال حاصل کرنے کی کوشش نہین کرتے تم نے مال و دولت کے سامنے سب سے زیادہ قیمتی گوہر دھرم

کو ناچیز سمجھ کر پھینک دیا۔ وہ بھی تمھارے پاس نہیں۔ عقل تمھاری نالطیف غذا اور موٹے طرز زندگی نے کم کردی ہے۔ اب ہمیں تمھیں چھوتے شرم آتی ہے۔ معلوم نہیں تمھیں بھی آتی ہے یا نہیں۔ مسلمان بن کر تم نے کیا لیا۔ اوہ یہ بات تو میں تمھارے آبا و اجداد سے پوچھتا کیونکہ یہ غلطی انھیں سے سرزد ہوئی۔ تمھارا کیا قصور ہے۔

خیر وہ تو جس طرح ہوا سو ہوا تمھارا قصور تھا یا تمھارے آبا و اجداد کا۔ مجھے معلوم نہیں۔ اب تمھارے دل میں کیا خیال آتے ہیں۔ تم خیال کرتے ہوگے ہم قریشی ہیں ہم سید ہیں اس واسطے خود پیغمبر کی نسل سے ہیں۔ شیخ ہیں۔ افغان ہیں۔ مغل اور کئی اور ذی عزت خاندان ہیں۔ حالانکہ تم نہیں سے ہو۔ افسوس کہ تمھیں اس کا خیال نہیں آتا اور نہ تم اپنے برادر زاد بھائیوں کو دکھ نہ دیتے۔ یا دکھ دینے کی کوشش نہ کرتے۔ دسہرہ تمھارے ہی مہاراجہ کی یادگار کا دن ہے اس روز تم اپنی وفادار دوسرے بھائیوں کے سر پھوڑنے کی جرأت کرتے ہو۔ یہ حرکتیں تمھاری اچھی اور ناشائستہ ہیں۔ تم الٹی راہ چل رہے ہو راہ راست پر آجاؤ۔ صبح کا بھولا شام کو گھر آجائے تو اس کو بھولا نہیں کہتے ہا ہا؛

لطف یہ ہے کہ جن باتوں کے لئے مسلمانوں کے مذہب اور بزرگوں کو پانی پی پی کر کوسا گیا ہے انپر خود عمل کرنے سے کوسوں بھاگتے ہیں؛

اہل اسلام کے ساتھ واقعی اس تحریر میں کمبخت چھیڑ چھاڑ کی گئی ہے اور لطف یہ کہ ایڈیٹر کے پنچ ہے اور اس تحریر کے بعد جلسہ سالانہ کی کیفیت شائع کی گئی ہے۔

اہل اسلام کو جواب دینے سے کون روک سکتا ہے لیکن پہل بلاشک آریہ سماج کی طرف سے ہے۔ یہی لچھن ہیں جو آریہ سماج پر بجائے فخر کرنے کے لعنت بھیجنے کو جی چاہتا ہے؛

اگر حکام اس کے بعد آریہ سماج کو فساد کی جڑ خیال کریں تو اس میں قصور کس کا ہوگا۔ ہم ایسی تحریروں کو اس لئے ناپسند کرتے ہیں کہ سرکار کو خواہ نخواہ سختی کرنے کا موقع ملتا ہے اور اس وقت ناج کے ساتھ گھن بھی پس جاتا ہے۔

اہل ہنود خود امان چاہتے ہیں۔

(اخبار عام)

---

مندرجہ بالا مضمون ہم نے لاہور کے ایک معزز ہندو اخبار عام سے نقل کیا ہے جو اس نے آریہ گزٹ کی کسی تحریر کا اقتباس کرتے ہوئے لکھا ہے۔ اخبار عام نے جو کچھ آریہ گزٹ کی تحریر سے بنیچہ اقتباس کیا ہے وہ اس امر کی کافی شہادت ہے کہ آریہ کسقدر دریدہ دہنی سے ابتداءً مسلمانوں کی مذہبی فیلنگس کو شوخی اور بیباکی کے ساتھ صدمہ پہونچاتے ہیں۔

گورنمنٹ کو ایسے لوگوں سے بیخبر نہیں رہنا چاہیئے۔ جو اس کی چھ کروڑ وفادار رعایا کے مذہبی خیالات کو محض شرارت کی وجہ سے صدمہ پہونچا کر انھیں جوش دلانا چاہتے ہوں۔ اور اس طرح پر ان میں بدامنی کی تحریک کرکے پولیٹیکل رنگ میں گورنمنٹ کو بدظن کریں گے۔

ساعی ہوں۔ مسلمان صبر اور سلامت روی کے ساتھ ایسی تحریروں کو پڑھتے اور خون کے گھونٹ پی کر رہ جاتے ہیں۔ ہم اس معاملہ کو طول دینا نہیں چاہتے بلکہ صرف اسی قدر کہنے پر اکتفا کرتے ہیں کہ خود ایک ہندو اخبار کی رائے اس موقع پر گورنمنٹ کی خاص توجہ طلب ہے۔ اس موقع پر ہم ان کوتاہ اندیش مسلمانوں کو بھی مخاطب کرکے کہنا چاہتے ہیں جو کہا کرتے ہیں کہ حضرت اقدس امام الزمان سلمہ الرحمن نے آریوں کو اسلام پر حملے کرنے کا موقع دیا ہے۔ وہ اخبار عام کی اس رائے کو پڑھیں اور سوچیں کہ ابتدا کون کرتا ہے۔ ہمیشہ مخالفوں کی طرف سے ابتدا ہوئی ہے اور حامی دین متین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت اور قرآن کریم کی عظمت کے خیال سے جب واقعی جواب دیا ہے تو اس نے ملک اور قوم کو ایک بڑے اور خوفناک زہریلے اثر سے بچایا ہے اور گورنمنٹ کو ایسے موقعوں پر ہمیشہ مناسب امداد دی ہے۔ کیونکہ اگر جواب نہ دیا جاتا تو ممکن تھا نادان مسلمانوں میں جوش پیدا ہوتا۔

بہرحال آریہ گزٹ نے جس قدر دریدہ دہنی سے مسلمانوں کی پاک کتاب ان کے مذہب کے مقدس اصولوں اور معاشرت کے قوانین پر بے جا حملے کئے ہیں گو وہ اس قابل ہیں کہ اسی رنگ میں ان کو جواب دیا جاوے اور بتلایا جاوے کہ جس معدوم اور مردود کتاب کا آج دنیا میں پتہ نہیں اور جس بید بے ثمر کا وجود جز مختصر سے ورق ملتا نہیں اور اگر ملے تو کوئی اس کا سمجھنے والا نہیں۔ اس کو ام الالسنہ اور ام الکتب کے مقابلہ میں پیش کرنے والی وہی قوم ہو سکتی ہے جو فخر و ناز کے ساتھ اپنی غیرت و حمیت کی انتہا یہ رکھتی ہے کہ نہایت شوق کے ساتھ

گویا بید مقدس کی آگیا پالن کرنے کے لئے اپنی نیک بخت یا .... بھولی بھالی استری کو نیوگ کی رسم پورا کرنے کے لئے کسی سنڈ مسنڈ سے بیرج داتا کے حوالہ کر کے اولاد لیتی ہے اور پھر اس جائز اولاد کی حلال زادگی پر گویا بید کی شہادت دیتی ہے۔

ایسے اصولوں کے شایع کرنے والے اور ان پر عمل کرنیکی خواہشمند مہاتما پاک اسلام پر اعتراض کرتے ہیں !!! العجب ! ثم العجب !! -

چونکہ اس مقام پر ہم کو آریہ گزٹ کا جواب دینا مقصود نہیں ورنہ اس کو پتہ لگ جاتا کہ اسلام پر مُنہ آنا کیا ہوتا ہی۔

اس لئے ہم پھر ایک بار اس امر کو پیش کرتے ہیں کہ گورنمنٹ اخبار عام کی رائے پر غور کرے۔ اور ایسی دریدہ دہن لوگوں کے مُنہ میں خار دار لگام دے۔

## ڈومیسٹک

ہم نہایت مسرت اور دلی انبساط کے ساتھہ اس خبر کو شائع کرتے ہیں کہ ہمارے بھائی منشی الہ داد خانصاحب۔ کلرک رجسٹری صدر شاہ پور کے گھر میں ۲۴۔ اکتوبر ۱۸۹۹ء کو خدا تعالی کے فضل و کرم سے بیٹا پیدا ہوا۔

حضرت اقدس امام ہمام علیہ الصلوٰۃ والسلام کے استصواب سے بچہ کا نام (خداداد) رکھا گیا۔ اللہ کریم اس بچہ کو دینی و دنیوی نعمتوں سے بہرہ ور کرے اور اسلام کا سچا خادم بنا وے اور والدین کے لئے قرۃ العین اور قوم کے لئے باعث مسرت ہو آمین۔

## ذرا سی توجہ مطلوب ہے

ہم اپنے اُن تمام کرمفرماؤں کے مشکور ہیں جنھوں نے اُس اعلان پر پوری توجہ فرمائی ہے جو صاحبزادہ محمد سراج الحق صاحب کے مکان کے لئے حسب الارشاد حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہم نے شایع کیا تھا۔

صاحبزادہ صاحب کا مکان قریبا طیار ہوگیا ہے صرف ایک کوٹھڑی کی چھت باقی ہے۔ جو کمی سرمایہ کی وجہ سے ادھوری پڑی ہوئی ہے اس لئے جن دوستوں کو ابھی تک توجہ کرنے کا موقعہ نہیں ملا وہ توجہ فرماویں صرف چالیس للعہ روپیہ میں مکان بالکل مکمل ہوسکتا ہے ہم اُمید کرتے ہیں کہ جلد توجہ کی جاوے گی

## ترجمۃ القرآن

ہم نے اپنے خاص معاونین کو پرائیویٹ خطوط کے ذریعہ سی اطلاع دی تھی کہ حضرت مولانا مولوی نور الدین صاحب کے درس قرآن مجید کے نوٹس کو جمع کر کے ہم نے کوشش کی ہے کہ اگر خدا تعالی کی توفیق رفیق حال ہو تو مختلف پاروں کی شکل میں وقتاً فوقتاً ترجمۃ القرآن شایع کیا جائے چنانچہ ہم نے پہلا پارہ بالکل طیار کر لیا اور حضرت مولوی صاحب موصوف نے اُس کو خاص نظر سے دیکھکر اصلاح بھی کردی ہی ہم نے اس پارہ کو لاہور کے مطبع رفاہ عام میں عمدہ کاغذ پر خوشخط چھاپنے کا انتظام کیا ہے۔ مگر عام اعلان کرنے سے پیشتر حضرت مولانا صاحب نے محض اپنی مہربانی اور اُس عشق قرآن مجید کی وجہ سی جو آپ کو ہے ارشاد فرمایا کہ ہم ایک بار اور اُس کو دیکھہ لیں اب ہم سمجھتی ہیں مولانا ممدوح کی اس نظر ثانی میں اور بھی ضروری باتیں درج ہو جاینگی۔

علاوہ ازیں حضرت مولانا صاحب کا پھر قرآن شریف شروع ہوا ہے اس طرح پر اس درس کے نوٹ جو جدید ہونگے شامل کر لینے کی بعد گویا پانچ دفع کی نظر ہو جائیگی

چونکہ بعض احباب نے خطوط کے ذریعہ سے اس کے طبع ہونے کے متعلق ضروری امور دریافت فرمائے ہیں اس لئے یکجائی طور پر جواب دیا جاتا ہے کہ جنوری سے پہلے چھپنا شروع نہ ہوگا۔ ترجمہ کیسا ہے ؟ اور اُس میں کیا ہے ؟ یہ مفصل اشتہار سے واضح ہو جاوے گا۔

اتنا ابھی کہدیا جاتا ہے کہ حضرت مولانا مولوی نور الدین صاحب کی تفسیر القرآن کا نمونہ ہے۔ بالآخر ہم اتنا اور عرض کرنا چاہتے ہیں کہ جب تک پوری تین سو درخواستیں پیشگی قیمت دینے والوں کی نہ ہو جاویں ہم اُس کی طبع کے لئے پیش قدمی کی جرائت نہیں کر سکتے۔

قیمت پیشگی فی پارہ ایک روپیہ ہوگی

اس وقت تک مندرجہ ذیل احباب نے اس کی اشاعت کی خواہش ظاہر کی ہے اور بذات خود یا اپنے دوستوں میں اس قدر جلدیں خرید کرنے یا کرانے کی اطلاع دی ہے۔

(۱) چودھری رستم علی صاحب انبالہ ۱ جلد
(۲) بابو امام الدین صاحب اوورسیر مری ۵ ج
(۳) شیخ امام الدین صاحب کمپونڈر میانمیر ایک ج
(۴) حضرت مفتی محمد صادق صاحب لاہور - ۲۰ - جلد
(۵) حکیم محمد امین صاحب بٹالہ ایک ج

سردست کوئی صاحب قیمت نہ بھیجیں جب عام اعلان کر دیا جائے گا جو حضرت مولانا صاحب کے استصواب سے ہوگا اس وقت قیمت سے اطلاع دی جائیگی ہاں درخواستیں آنی چاہئیں۔ تاکہ ہم کو اندازہ ہو سکے کہ کس قدر لوگ قرآن کریم کے حقائق و معارف کی اشاعت کے عاشق و شیدا ہیں۔ اگر دسمبر میں پوری تین سو درخواستیں عند الطلب پیشگی قیمت دینے والے دوستوں کی جمع ہو جائیں تو ہم امید کرتے ہیں کہ شروع سال میں اس کا چھپنا شروع ہو جاوے۔ کل درخواستیں شیخ یعقوب علی تراب مالک اخبار الحکم کے نام آنی چاہئیں۔

## توسیع اشاعت الحکم

ہم نہایت خوشی اور شکریہ سے معمور دل کے ساتھ اس امر کا اظہار کرتے ہیں کہ ہماری اس تحریر پر توجہ شروع ہو چلی ہے جو گذشتہ اشاعت میں ہم نے اخبار الحکم کے متعلق ضروری شائع کی تھی۔ بعض دوستوں کو یہ مغالطہ پیدا ہوا ہے کہ اخبار کے لئے دو خریداروں کا پیدا کرنا لازمی امر ہے ایسا نہیں بلکہ ہمارا منشا یہ ہے کہ جو لوگ کوشش کر کے خریدار پیدا کر سکتے ہیں وہ پیدا کریں وہ پیدا کریں اور جن کو دو آدمی بھی خریدار نہیں مل سکتے وہ نہ کریں۔

بہر حال ہم سب سے پہلے اس کالم میں اپنے واجب العزۃ دوست

**مفتی محمد صادق**

صاحب کا نام مشتہر کرتے ہیں جنھوں نے اس تحریر کو پڑھتے ہی مندرجہ ذیل دو خریداروں کے نام بھیجدیے جزاہم اللہ خیر الجزاء۔ ہم کو مفتی صاحب کے صدق و صفا اور اخلاص و وفا کے لکھنے کے متعلق کچھ لکھنے کی ضرورت نہیں۔ جن لوگوں نے حضرت اقدس امام ہمام علیہ الصلوۃ والسلام کے اشتہارات میں المخلصین احباب کے نام پڑھے ہیں وہ مفتی صاحب کے نام سے ناواقف نہیں۔ بہر حال وہ دو نام یہ ہیں (۱) مفتی فضل احمد صاحب مدرس جموں (۲) مولوی محمد صادق صاحب مولوی فاضل مدرس جموں ہم کو امید ہے کہ دوسرے بارسوخ احباب بھی کوشش کریں گے۔

## رسید زر

جن لوگوں نے ۱۹۰۰ء کے لئے قیمت اخبار بھیجی ہے ہم نہایت شکریہ کے ساتھ رسید دیتے ہیں اور آیندہ ہفتہ وار رسید شائع ہوتی رہا کرے گی۔ مینیجر

مولوی محمد رضوی صاحب وکیل حیدرآباد دکن سے
ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب لکھنور سے ۱۱؍
زین الدین ابراہیم صاحب بمبئی سے ۱۱؍
سیٹھ عبد الرحمن حاجی اللہ رکھا صاحب مدراس ۵؍
بابو غلام محی الدین صاحب کیپسٹ کلرک لاٹ صاحب سے ۱۱؍
شیخ عبد اللہ صاحب منشی پالم پور سے ۱۱؍
چودھری مولا بخش صاحب محرر چوڈیشل رنجیہ سے ۱۱؍

## اسماء مبایعین حضرت امام علیہ السلام

(۱) مولوی کریم بخش صاحب محدث - بنگہ ضلع جالندھر
(۲) احمد دین صاحب چک سکندر - گجرات
(۳) ابراہیم صاحب - شیخو پور - انبالہ
(۴) میاں بنا صاحب کھنہ موہن - گجرات
(۵) عبد اللطیف صاحب - کھیری ضلع ہزارہ
(۶) حاجی فضل حسین صاحب شاہجہان پور - ہند
(۷) مولوی محمد عرفان صاحب اخونزادہ - ہرناڑ ضلع ہزارہ
(۸) تاج الدین صاحب - بوچیکی - ضلع منٹگمری
(۹) حافظ غلام رسول صاحب تاجر - وزیرآباد - گجرات
(۱۰) عبد الکریم صاحب " "
(۱۱) حافظ عبد اللہ صاحب " " " "
(۱۲) حافظ روشن علی صاحب " "
(۱۳) حافظ صدر الدین صاحب - چک علی - گجرات

## فائدہ نہ ہو تو قیمت واپس لو

مندرجہ ذیل ادویات بتجربہ کثیر کے بعد شائع کی جاتی ہیں اگر حسب ترکیب استعمال سے فائدہ نہ ہو تو بعد وضع محصول ڈاک قیمت واپس لو سچائی کے لئے یہی کافی امر ہے۔

(۱) قوت باہ (داخلی و خارجی علاج) چودہ قسم کے ضعف باہ کا حکمی علاج قیمت علاج خارجی عہ علاج داخلی عہ
(۲) بواسیر خونی و بادی کے لئے اکسیر عہ
(۳) دافع جریان ہر قسم ۱عہ
(۴) علاج آتشک ۱۲؍
(۵) سوزاک کہنہ و جدید ہر قسم عہ
(۶) خضاب سالانہ جو تیل کی طرح لگایا جاتا ہے عہ
(۷) مصفی خون ۱عہ
(۸) سوائے دل الار کے ہر ایک بیماری آنکھ کے لئے مفید ہے قیمت فی ڈبیا ۱۲؍

مندرجہ بالا ادویات کی قیمت معتبر ڈاک بعض کے علاج کیلئے اگر اسقدر دوا سے کوئی نقص باقی رہے تو زائد دوا مفت دیجائیگی

المشتہر حکیم محمد امین خادم امام علیہ السلام - بٹالہ ضلع گورداسپور

# ممیرے کا سرمہ

## مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزیمنر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

معزز انگریزوں میڈیکل کالج کے پروفیسرن نامور ڈاکٹرون والیان ریاست اور ولایت کی یونیورسٹی کے سند یافتہ ڈاکٹرون نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہے کہ یہ سرمہ امراض ذیل کیلئے اکسیر ہے ضعف بصارت تاریکی چشم دھند جالا پروال غبار پھولا سبل سرخی ابتدائی موتیابند ناخنہ پانی جانا خارش وغیرہ معزز ڈاکٹر اور حکیم بجائے اور ادویہ کے آنکھوں کے مریضوں پر اب اس سرمہ کو استعمال کرتے ہیں چند روز کے استعمال سے بینائی کیہت بڑھاتی ہے اور عینک کی بھی حاجت نہیں رہتی بچے سے لیکر بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکسان مفید ہے قیمت اسلئے کم رکھی گئی ہے عام وخاص اس سرمہ سے فائدہ اٹھا سکیں قیمت فی تولہ جو سال بھر کے لئے کافی ہے مبلغ ۱۲ ممیرے کا سفید سرمہ اعلی قسم فی تولہ ۸ خالص ممیرا فی ماشہ ۵ مصری سرمہ فی تولہ ۴ محصول ڈاک ذمہ خریدار درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیں نقلی وجعلی ممیرے سے ہوشیار اشتہاروں سے بچنا چاہئے۔ المشتہر فقیر میاں سنگہ اہلو والیہ۔ بٹالہ۔ گورداسپور

## ان سے بڑھکر اور کیا معتبر شہادت ہو سکتی ہے

(۱) میں بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہون کہ ممیرے کا سرمہ جو سردار میاں سنگہ اہلو والیہ نے ایجاد کیا ہے بڑی بیش قیمت اور مفید دوا ہے بالخصوص مفصلہ ذیل امراض کے لئے بمنزلہ اکسیر ہے آنکھوں سے بہت پانی جانا دھند سوزش ہر قسم جس کو عموماً آنکھ آنا کہتے ہیں جلن کمزوری نظر ناخنہ باہر اور اندر کی جھلی کا زخم اور ان سے پیپ کا گرنا چونکہ اس سرمہ میں کوئی مضر کیمیاوی شے نہیں ہے اس لئے ہر کسی کے لئے استعمال مفید ہے مفصلات میں جہان لائق ڈاکٹرون کا ملنا مشکل ہے وہان ایسی مفید دوا کو ضرور پاس رکھنا چاہئے۔ اس لئے میں بلا شک وشبہ شہادت دیتا ہون کہ مذکورہ بالا امراض کے لئے ممیرے کا سرمہ ضروری ہے

راقم ڈاکٹر۔ ڈی۔ ایم۔ پی۔ ایم سانگلی صاحب بہادر ایم بی۔ ایم۔ ایس۔ سند یافتہ یونیورسٹی۔

(۲) میں بڑی خوشی سے ممیرے کے سرمہ کے فیض بخش اثر کی نسبت شہادت دیتا ہون کہ جو سردار میاں سنگہ اہلو والیہ نے تیار کیا ہے میں نے اسکا تجربہ اپنے ایک زیر علاج مریض مسماۃ اتم دیوی عمر ۴۰ سال سکنہ لاہور پر کیا ہے مریضہ مذکور کی آنکھوں کی پلکون خورد خورد دانے نکلے ہوئے تھے اور پروال پڑے ہوئے تھے اس کی آنکھیں سرخ اور دکھتی رہتی تھیں ان میں سے کثرت سے مواد نکلتا تھا۔ اس کی بینائی میں فرق اسقدر آگیا تھا کہ سوئی میں دھاگا بھی نہیں پرو سکتی تھی اور وہ ان اشیاء کو جو اس سے تین گز کے فاصلہ پر رکھی جاتی تھیں صفائی سے نہیں دیکھ سکتی تھی مریضہ مذکور نے تین روز تک استعمال کیا جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ امراض مذکورہ سے کلی صحت پائی۔ راقم خان بہادر ڈاکٹر محمد حسین خان ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن وپنشنر آنریری مجسٹریٹ لاہور سابق پروفیسر میڈیکل کالج لاہور

(۳) میں نے ممیرے کے سرمہ کا جو کہ سردار میاں سنگہ نے تیار کیا ہے ان مریضوں پر جنکی آنکھیں بہت کمزور اور بیمار تھیں استعمال کرکے دیکھا مفید پایا میری رائے میں خاصکر ان مریضوں کے واسطے جنکی آنکھوں سے پانی جاری رہتا ہے اور دھند اور غبار اور کمزوری نظر ہو یہ سرمہ نہایت مفید ہے۔ راقم ڈاکٹر برجلال گھوس رائے بہادر ڈاکٹر۔ ایل۔ ایم۔ ایس۔ اسسٹنٹ سرجن وپروفیسر میڈیکل کالج لاہور حال آنریری سرجن گورنر جنرل ہند۔

(۴) میں اس امر کی بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہون کہ ممیرے کا سرمہ جو کہ سردار میاں سنگہ اہلو والیہ نے تیار کیا ہے اپنے زیر علاج کئی ایک قسم کے مریضوں پر استعمال کیا میری رائے میں بینائی قائم رکھنے اور آنکھوں کی بیماریوں سے بچنے کے لئے ممیرے کا سرمہ کا استعمال بہت ہی مفید ہے

راقم خان بہادر ڈاکٹر سید میر شاہ ایل۔ ایم۔ ایس۔ اسسٹنٹ سرجن وپروفیسر میڈیکل کالج لاہور

## پانچ ہزار روپیہ انعام

اگر کوئی شخص ممیرے کے سرمہ کی سندات میں سے جو قریب بارہ ہزار کے ہیں ایک کو بھی فرضی ثابت کردے تو اس کو مبلغ پانچ ہزار روپیہ انعام دیا جائیگا جو لاہور کے نیشنل بنک میں اسی مطلب کے لئے مارچ ۱۸۹۸ء میں جمع کیا گیا ہے

مطبع انوار احمدیہ قادیان میں شیخ یعقوب علی مالک اور ایڈیٹر کے اہتمام سے چھپا